حضرت شاہ ابو سعید حسنی رائے بریلوی کے روابط[1]
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان سے
مراسلات کی روشنی میں

مرتبہ :- مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

اب سے پانچ سال پیشتر عالی جناب ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی مرحوم و مغفور کے زمانۂ حیات میں ان کی اجازت اور مولانا سید ابوالحسن ندوی زید مجدہم کی وساطت سے مجھے ان کے خاندانی نوادر اور مخطوطات دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی، اب اسی رمضان میں لکھنؤ گیا تو مولانا محمد میاں سلمہم اللہ صاحبزادۂ ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی مرحوم نے ازراہِ کرم فرمائی دوبارہ ان نوادر کے مطالعے کا موقع دیا جن کی مدد سے اپنے اس مقالے کو مرتب کر رہا ہوں ـــــ اسی ماہ رمضان میں دوسری مرتبہ حضرت مولانا نعمانی مدظلہ کے ہمراہ رائے بریلی حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ وہاں دائرۂ حضرت شاہ علم اللہ حسنی قدس سرہ اور اس کے آثار باقیہ نے دونوں مرتبہ میری روح کو پیام سکون اور میرے دل و دماغ کو دعوت کیف و نشاط دے کر تاریخ ماضی کا ایک زریں باب میری تصور کی آنکھوں کے سامنے کھول دیا۔ یہ حضرت شاہ علم اللہؒ کی تاریخی مسجد ہے جس میں ہزاروں اہل اللہ سربسجود ہوئے ہیں اور علم و ذکر کے حلقے مدتوں اس میں قائم رہے ہیں۔

---

[1] ماہنامہ الفرقان لکھنؤ سے شکریہ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

تقویٰ اور سعادت ابدی کی بنیادوں پر یہ مسجد کھڑی کی گئی ہے — آج بھی اس کے در و دیوار سے دل کی آنکھوں کو خاص کیفیات محسوس ہوتے ہیں۔ اس کی طرز تعمیر کو دیکھ کر آثار متبرکہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ حضرت شاہ علم اللہ نے گریۂ شب اور آہِ سحر میں مشغول رہ کر اتباع سنت اور متابعت شریعت کے جذبے کے ساتھ اسی مسجد میں اپنے فیوض و برکات کو تقسیم کیا ہے۔ ان کی باکمال اولاد اور اولاد کی اولاد نے جن میں ہر ایک آفتاب و ماہتاب اور گوھرِ شب چراغ تھا۔ اس مسجد کے محراب و منبر اور سقف و بام اپنے اپنے زمانے میں روحانیت کی روشنی سے روشن اور منور رکھا ہے اور درس توحید و معرفت اور درسِ کتاب و سنت سے اس مسجد کی فضاؤں کو معمور کیا ہے انہیں تعلیمی و تذکیری حلقوں کی تاثیر سے حضرت سید احمد شہید جیسا مرد مجاہد اور غازی علم اللہی خاندان میں نمودار ہوا جس نے اسی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر ملت اسلامیہ کی سرسبزی و شادابی کے لئے امت مسلمہ کی سربلندی اور سرافرازی کے لئے ایک نقشہ بنایا تھا۔ جس کے نتیجے میں وہ بالاکوٹ کے میدان میں مع اپنے رفقاء کے شہید ہو کر حیات ابدی سے ہمکنار ہوا۔ اور مستقبل کے لئے ایک ایسی فضا قائم کر دی کہ نعرۂ حق و صداقت گوشے گوشے میں بلند ہوتا رہے اور ایمان و یقین کے جھنڈے اونچے رہیں۔

یہ سئی ندی ہے، مسجد کے جنوب میں بہ رہی ہے۔ ندیاں تو اور بھی بہت سی ہیں مگر اس میں رونق ہی کچھ اور ہے۔ سکوتِ شام کے وقت اس کا سکوت گوشِ دل کو ایک مستقل داستان سناتا ہے، صبح کے سہانے وقت میں اس کی دل آویزی اور بڑھ جاتی ہے۔ کتنے اولیاء اللہ نے اپنے مبارک قدوم سے اس کے کناروں کو سرفرازی بخشی ہوگی، کتنے مجاہدین اور ذاکرین نے اس ندی سے وضو کیا ہوگا؛ شام دسحر میں جب چڑیاں ندی کے کنارے مسجد کے بام و در پر اور قریب کے ہرے بھرے کھیتوں پر چہچہاتی ہیں تو ایک خاص کیف حاصل ہوتا ہے اور قلب و دماغ میں یادِ ماضی کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔

یہ حضرت شاہ علم اللہؒ آغوش لحد میں سو رہے ہیں۔ یہ سادات قطبیہ کے چشم و چراغ ہیں حضرت شاہ آدم بنوری قدس سرہٗ کے خلیفہ یعنی صرف ایک واسطے سے حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ کے فیض یافتہ ہیں۔ ان کا تقویٰ اور جذبۂ اتباع سنت، اللہ اکبر۔

تاریخیں اور تذکرے ان کے ذکر خیر سے لبریز ہیں۔ ان کی باکمال اولاد کی قبریں ان کے پہلو میں اور آس پاس ہیں۔ یہیں ہندوستان کا ایک مایۂ ناز عظیم مورخ (جس کو مولانا حکیم سید عبدالحئی حسنیؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) محو آرام ہے، یہیں حکیم صاحبؒ کے والد ماجد حضرت مولانا سید فخرالدین حسنیؒ مدفون ہیں جنہوں نے مہر جہانتاب لکھ کر اپنے محقق صاحبزادے کے لئے تاریخ وتذکرہ کی شاہراہ قائم کی۔ یہیں حکیم صاحب کے لخت جگر ڈاکٹر سید عبدالعلیؒ بھی دفن ہیں جنہوں نے اپنے والد ماجد کے جواہر پاروں اور شاہکاروں کو محفوظ رکھا، شائع کرایا اور اپنے خاندان کی ایک ایک روایت کو اپنے سینے اور سفینے میں ثبت کیا، جن کے دینی کارناموں میں ایک زبردست کارنامہ یہ بھی ہے کہ اپنے برادر عزیز (مولانا علی میاں مدظلہ) کی تعلیم وتربیت کا انتظام ایک خاص نصب العین کے ماتحت کیا جس کے نتیجے میں نہ صرف ہندوستان کے تعلیمی وروحانی حلقوں اور عالم اسلامی سے ایک مفید رابطہ قائم ہوا بلکہ یورپ کے مادہ پرستانہ ایوانوں میں بھی غلغلۂ توحید اور نعرۂ صداقت بلند ہوگیا۔ آج اس خاندان کی روایات کہن انہیں مولانا علی میاں مدظلہ سے زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے خاندان کو صحت و عافیت سے رکھے اور ملت بیضا کو تادیر ان سے مستفیض رکھے۔ (آمین)

احاطۂ مزار حضرت شاہ علم اللہؒ سے کچھ فاصلے پر ایک عظیم شخصیت سپرد زمین ہے، یہ حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ حضرت سید احمد شہیدؒ کے نانا ہیں۔ ان کے مزار پر ولی اللہی فیوض وبرکات مجھ جیسے دور از کار کو بھی محسوس ہوتے ہیں۔ اس باعظمت شخصیت نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے کس قدر فیض حاصل کیا تھا اور ان کے خاندان سے کس قدر ربط و تعلق تھا اس کو تفصیل سے لکھوں تو مستقل ایک رسالہ ہو جائے مگر مجھے تو ایک مقالہ لکھنا ہے۔ آنے والا مورخ توفیق پائے گا تو ان کے مزید حالات خاندانی مخطوطات اور دستاویزوں سے لکھے گا۔ میں اس مقالے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ اہل اللہ پھلتیؒ، حضرت شاہ محمد عاشق پھلتیؒ، حضرت شاہ نوراللہ بڈھانویؒ، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے مکتوبات بنام شاہ ابو سعید رائے بریلوی کہیں کل کہیں اقتباس اور تلخیص کی شکل میں مع ترجمہ پیش کر رہا ہوں، جن سے تاریخ کے طالب خصوصاً ولی اللہی سلسلے کی معلومات کے خواہاں کے لئے بہت سی

ایسی باتیں معلوم ہوں گی جو کسی تاریخ اور تذکرے میں نہیں ہیں۔

خود حضرت شاہ ابوسعیدؒ کے مکتوبات اور وارادت جو انہوں نے اپنے پیر و مرشد اور دیگر حضرات اکابر کو لکھ کر بھیجے ہیں۔ اس مقالے میں شامل کردوں تو میرا مقالہ شکوہ کوتاہی داماں کرنے لگے۔ اس لئے حضرات رائے بریلویؒ کی بعض تحریرات بقدر ضرورت کہیں کہیں بطور تلخیص پیش کردوں گا۔ بعض اکابر نے حضرت رائے بریلوی کے صاحبزادے میاں سید ابو اللیثؒ کو بھی (جو ان مکتوبات اکابر کے جامع ہیں) گرامی نامہ بھیجا ہے اس کو بھی حسب موقع شامل مقالہ کیا جائے گا۔ آخر میں میر محمد نعمان رائے بریلویؒ (حضرت میر ابوسعیدؒ کے برادر عم زاد) کا ایک مفصل مکتوب بھی اس مقالے میں ترجمہ کے ساتھ شامل کیا جائے گا جس میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی وفات کے مکمل حالات ہیں۔ اور جس سے آخری وقت میں بھی حضرت شاہ صاحبؒ کے اپنے عزیز و محبوب مرید کو یاد کرنے کا پتہ چلتا ہے یہ بھی تاریخ کی ایک نادر چیز ہے۔

اب میں حضرت شاہ ابوسعیدؒ کے مختصر حالات لکھتا ہوں۔

حضرت شاہ ابوسعید رائے بریلوی کے مختصر حالات

میر شاہ ابوسعید بن سید محمد ضیا بن سید آیت اللہ ابن شیخ الاعظم میر شاہ علم اللہ حسنی رائے بریلوی رحمہم اللہ۔ آپ رائے بریلی میں پیدا ہوئے، مولانا عبداللہ[1] امیٹھوی سے تحصیل علم کی، بعدہ اپنے چچا سید محمد صابر ابن سید آیت اللہ نقشبندیؒ سے بیعت ہوئے۔ (جو حضرت خواجہ محمد معصوم کے صاحبزادے خواجہ محمد صدیقؒ کے خلیفہ تھے) ایک مدت ان کے بتائے ہوئے اشغال میں مشغول رہے اپنے والد کے خلیفہ میر محمد یونسؒ سے بھی اپنے آبائے کرام کی روحانی نسبت حاصل کی پھر دہلی کا سفر کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے روحانی تعلق پیدا کرکے ان سے اخذ فیض کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے وصال کے بعد ان کے ماموں زاد بھائی اور خلیفہ حضرت شاہ محمد عاشق پھلتیؒ

---

[1] مولانا عبداللہ حنفی امیٹھوی علامہ نظام الدین فرنگی محلیؒ کے شاگرد رشید تھے

کی طرف رجوع ہوئے اور ان سے باقی سلوک طے کیا۔ حضرت شاہ محمد عاشق پھلتی نے ان کو خلافت نامہ لکھا جس میں تحریر ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے فیض توجہ سے ان کو وہ احوال و آثار ظاہر ہو چکے تھے جو صوفیا کے نزدیک انتہائی مدارج کے ہیں۔ جب حضرت شاہ صاحبؒ کا وصال ہو گیا تو انھوں نے قصد کیا کہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، وغیرہا طرق کے مطابق اشغال نقیر سے حاصل کریں۔ جب میں نے ان کو اس کا شائق پایا تو ان کے مقصد کو پورا کیا اور اس راہ میں ان کے کمال کا مشاہدہ کر کے اجازت دی۔ جس طرح مجھے میرے شیخ معظم (حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ) نیز میرے والد ماجد شیخ عبیداللہ پھلتیؒ نے مجھے اجازت دی تھی۔ میں نے ان کو اس کی اجازت دی کہ بعد مطالعہ و مراجعت شروح، تفسیر و حدیث اور فقہ و تصوف وغیرہ کا درس بھی دیں۔" علاوہ کمال علم ظاہر و باطن حضرت میر ابوسعید جلیل الوقار، کریم النفس اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ ۲۸ ربیع الاول ۱۱۸۷ھ کو مکہ معظمہ پہونچے اور حج سے فارغ ہو کر مدینۂ منورہ حاضر ہوئے وہاں چھ ماہ اقامت کی اور شیخ ابوالحسن سندھی الصغیرؒ کے حلقۂ درس میں مصابیح کی سماعت کی، ایک مرتبہ مواجہہ شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا۔ آپ کے خلیفہ شیخ امین الدین کاکوروی نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ خود حضرت شاہ ابوسعیدؒ فرماتے تھے کہ میں نے مدینہ منورہ میں اپنی ان ظاہری آنکھوں سے آقائے نامدار حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ بعدہ، مکہ معظمہ واپس ہوئے اور وہاں جزریہ قاری میرداد انصاری سے پڑھی۔ تجوید کے یہی استاد معرفت و سلوک میں آپ کے خلیفہ ہوئے ۱۱۸۸ھ میں ہندستان آئے اور مدراس میں داخل ہوئے وہاں ایک زمانے تک مقبولِ خواص و عوام ہو کر رہے۔ اس علاقے کے عزبا، و رؤسا نے آپ سے آخرت کا نفع حاصل کیا۔ ۹ رمضان ۱۱۹۳ھ کو وفات پائی۔ رائے بریلی تکیۂ حضرت شاہ علم اللہؒ میں دفن ہوئے۔ آپ کے حسب ذیل ممتاز اور جلیل القدر خلفا تھے۔

۱۔ میر عبدالسلام بدخشانیؒ (۲) قاری شیخ میرداد انصاری مکیؒ (۳) مولانا جمال الدین بن محمد صدیق قطبؒ (۴) مولانا عبداللہ آفندیؒ (۵) شیخ عبداللطیف حسینی مصری۔

۶۔ حاجی امین الدین کاکوروی (۷) شاہ عبدالقادر خالص پوری

(ماخوذ از نزہتہ الخواطر جلد (۶) و تذکیر سید احمد شہید جلد اوّل طبع چہارم و مجموعہ نوادر قلمی نزد مولانا محمد میاں صاحب حسنی مدیر البعث لکھنؤ)

مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بنام

حضرت شاہ ابو سعید حسنی رائے بریلوی

۱۔ حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ، سلالۃ الاکابر میر سید ابو سعید سلمہم اللہ تعالےٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد از سلام محبت التزام مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ رب العلمین علیٰ عافیۃ الطرفین نامہ مشکیں شمامہ متضمن بعض مشاہدات متعلقہ بلطیفہ خفیہ و اخفیٰ رسید در برابر آں شکر الہی بجا آوردہ شد، ایں راہ کہ میروند ہما طریق مستقیم است کہ اکابر اہل عرفان رفتہ اند ہیچ دغدغہ خاطر ایشاں را مشوش نسازد...... بالجملہ انچہ خدائے تعالیٰ عطا کردہ است نعمتے است عظیمہ برآں از جان و دل شکر کنندہ و متوقع مزید باشند وانچہ از نور محمدی علیٰ صاحبہ الصلوات والتسلیمات دیدہ اند نمائش است از نسبت اویسیہ، سابق آرزوے ایں نسبت داشتند الحمد للہ کہ حاصل شد ــــ برائے خفقان خواندن یا حمید مفید خواہد بود متفرق در اوقات صلوٰۃ خمس وخواہ یک جا ہزار بار۔ درباب وجہ معاش و آسودگی ایشاں متفکر نباشند ہر چہ میکنند و ہمہ حکمت حق است و نافع است بنسبت شما ہر چند

؎ مجموعہ نوادر حضرت شاہ صاحبؒ کے گیارہ مکتوبات ہیں جن میں نے اس مقالے میں دس مکتوبات کل یا تلخیص کے طور پر لئے ہیں۔ ان مکتوبات کو مولانا سید ابو القاسم بن سید محمد عبد العزیز ہنسویؒ نے سنہ ۱۳۰۱ھ میں مکتوب المعارف کے نام سے مع عرضداشت شاہ ابو سعیدؒ مطبع مطلع الانوار سہارن پور میں شائع کرادیا تھا۔

یہ رسالہ اب کمیاب ہے ــ بقیہ دیگر اکابر کے مکتوبات جو اگلی قسط میں آئیں گے غیر مطبوعہ ہیں۔

نافیت معلوم نباشد من روشن خواہد شد والسلام۔ فقیر زادہا و والدہ ایشاں سلام می رسانند و متوقع دعائے خیر ہستند کہ دعائے مومن برائے برادر غائب مستجاب است۔

ترجمہ حقائق و معارف آگاہ و سیادت و نجابت دستگاہ ......

میر سید ابو سعید سلمہم اللہ تعالیٰ۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التزام مطالعہ فرمائیں۔ طرفین کی خیر و عافیت پر اللہ رب العلمین کی حمد ہے۔ آپ کا نامہ مشکین شمامہ جو بعض مشاہدات متعلقہ بلطیفۂ خفیہ و اخفیٰ کے بارے میں لکھا تھا۔ پہونچا۔ شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ یہ راستہ جس پر آپ چل رہے ہیں وہ صراط مستقیم ہے جس پر اکابر اہل عرفان گامزن ہوئے ہیں۔ کسی قسم کا دغدغہ آپ کے دل میں نہیں ہونا چاہیئے ..... حاصل کلام یہ ہے کہ جو کچھ خداوندکریم نے آپ کو عطا فرمایا ہے وہ ایک عظیم نعمت ہے اس کے حصول پر جان و دل سے شکر کریں اور مزید نعمت کی توقع رکھیں اور نور محمدی صلی اللہ علیہ صاحبہ وسلم جو دیکھا ہے وہ بجوہر بلند اولیہ کا ظہور ہے۔ پہلے سے اس نسبت کی آرزو رکھتے تھے الحمدللہ کہ اب حاصل ہو گئی۔ دل کی گھبراہٹ کے دفع کرنے کے لئے یا حمید پڑھنا مفید ہوگا ۔۔۔ ایک ہزار مرتبہ ۔ خواہ متفرق پانچوں نمازوں کے اوقات میں خواہ ایک جگہ ۔۔۔ وجہ معاش اور آسودگی کے بارے میں متفکر نہ ہوں جو صورت گزر رہی ہے وہ عین حکمت الٰہی ہے اور آپ کے حق میں نافع ہے۔ اگرچہ بالفعل اس کی نافیت معلوم نہ ہو بالآخر اس کا نافع ہونا واضح ہو جائے گا والسلام ۔۔۔ فقیر کے لڑکے اور ان کی والدہ سلام کہتے ہیں اور دعائے خیر کے متوقع ہیں اس لئے کہ برادر غائب کے

حق میں دعائے مومن مستجاب ہوتی ہے۔

(۲) سیادت ونقابت پناہ حقائق ومعارف آگاہ سلالۃ الاکابر میر سید ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ، بعد سلام محبت التیام مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ علی العافیۃ والمسؤل من فضلہ ان یدیم العافیہ لنا ولکم ۔ بعد انتظار بسیار رقیمہ کریمہ متضمن بعض معارف وبعض اسولۂ ضروریہ رسید چوں مشعر بعافیت وسلامت ایشاں بود مع اولاد واتباع موجب کمال سرور وباعث حمد الٰہی شد۔۔۔ والسلام از اندرون خانہ سلام خوانند ہمیشہ خیریت ایشاں مسئول از جناب رب العزت می باشد آنچہ از ایذا ئے برادراں نوشتہ بودند معلوم شد خوو سعی در ایذائے کسے نکنند خدائے تعالیٰ نصرت خواہد داد امیر محمد معین و میر محمد امام ومیاں یونس سلام خوانند برخوردار سعادت اطوار میر ابو اللیث دعوات خوانند فرزند ابو القاسم مبارکباد و خدائے تعالیٰ بعافیت دارد۔ از عبد العزیز سلام نیاز قبول باد۔

ترجمہ۔ سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ ......

میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التیام مطالعہ کریں — خیر وعافیت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے فضل سے اس بات کا خواہاں ہوں کہ وہ مدام ہماری اور آپ کی عافیت کو برقرار رکھے۔ بڑے انتظار کے بعد آپ کا مکتوب جو کہ بعض معارف اور بعض سوالات ضروریہ پر مشتمل تھا۔ پہونچا۔ چونکہ وہ مکتوب آپ کی اور آپ کی اولاد ومتعلقین کی عافیت وسلامتی سے آگاہی دینے والا تھا اس لئے موجب کمال مسرت اور باعث حمد الٰہی ہوا...... والسلام اندرون خانہ سے (اہلیہ کی طرف سے) سلام — آپ کی خیریت ہمیشہ جناب رب العزت

سے چاہی جاتی ہے۔ چونکہ بھائیوں کی ایذا دہی کے متعلق لکھا تھا معلوم ہوگیا خود کسی کو ایذا دینے کی سعی نہ کریں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ میر محمد معین میر محمد امام اور میاں محمد یونس کو سلام برخوردار سعادت اطوار میر ابو اللیث کو دعائیں۔ فرزند ابو القاسم مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ عافیت سے رکھے۔ عبد العزیز کا سلام نیاز قبول ہو۔

(۳) سیادت و نقابت مآب حقائق و معارف آگاہ سلالۃ الکرام میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام مطالعہ نمایند ــ الحمد للہ علی العافیۃ والمسئول من اللہ عزوجل ان یدیم العافیۃ لنا ولکم ـــــ اجمالاً ہمیشہ در حق ایشاں طلب کردہ می آید کہ خدائے عزوجل ہم در ظاہر نعمت خود دہد و بغیر خود محتاج نگذارد و ہم در باطن امانت و انعام فرماید تا بر جادۂ آبائے کرام مستقر ماندہ بہمہ جہت مرضی باشند انشاء قریب نجیب اگر نجیب الدولہ در باب آنعزیز القدر خط موثر نویسد چہ بدار ہمراہ کند می باید بآں طرف رفت متوکلاً علی اللہ و معتمداً علیہ ـــ و ایں را یکے از انواع تیسیر الٰہی دانند و اگر گرمی ہوا بہم رسد اینجا تشریف آورده رمضان اینجا گزرانیده باہستگی قصد وطن مالوف نمایند خدائے عزوجل ہر چہ ادفق و اصلح باشد ہمارا بظہور آرد والسلام۔ خان عزیز القدر ابراہیم علی خاں از فقیر سلام و دعوات خوانند و شیخ غیاث الدین و سادات دیگر ہر کہ آنجا باشد سلام محبت شام مطالعہ نمایند۔ محمد فصیح بخدمت ایشاں می رسد در کار معہود ہر قدر ممکن باشد توجہ خواہند نمود احتیاج ابرام نیست والسلام۔

ترجمہ ــ سیادت مآب حقائق و معارف آگاہ ......

میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مطالعہ کریں ــ عافیت پر اللہ کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہمیشہ عافیت سے رکھے ــ اجمالی طور پر ہمیشہ آپ کے حق میں یہ دعا کی جاتی

ہے کہ خدائے عزوجل آپ کو ظاہر میں بھی اپنی نعمت سے نوازے اور اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ کرے اور باطن میں بھی اعانت والغام فرمائے تاکہ اپنے آبائے کرام کے راستے پر قائم رہ کر ہر طریقے سے پسندیدہ ثابت ہوں انشاءاللہ عنقریب عجیب۔ اگر نجیب الدولہ آلغزیز کے سلسلے میں کوئی موثر خط لکھ دیں اور چوبدار ہمراہ کر دیں تو اللہ پر توکل اور بھروسہ کر کے اپنے وطن کی طرف جائیں۔ اور اس سہولت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کی آسانی تصور کریں۔ اگر گرمی شوق ہم پہونچے تو پھر رمضان ہمارے یہاں آکر گذاریں اور اطمینان سے قصد وطن مالوف کریں جو صورت بھی بہتر ہو اللہ تعالیٰ اس کو ظہور میں لائے۔

والسلام خان عزیز القدر ابراہیم خلیل خان کو فقیر کی طرف سے سلام ودعا اور شیخ غیاث الدین اور دیگر سادات جو وہاں لشکر میں ہوں۔۔ سلام محبت مشام مطالعہ کریں۔ محمد فصیح آپ کی خدمت میں پہنچ رہے ہیں کار معہود میں جس قدر ممکن ہو توجہ کریں۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں[1]۔

---

[1] میر ابوسعیدؒ جائدادی معاملات میں اپنے وطن سے نجیب الدولہ کے پاس تشریف لے گئے تھے غالباً نجیب الدولہ کا لشکر اس زمانے میں ضلع میرٹھ میں کہیں تھا۔ اس وقت مرہٹوں کا شدید ہنگامہ تھا۔ وطن کی واپسی میں دشواریاں پیش آئیں۔ بالآخر رخصت ہوئے ابراہیم خلیل خاں کی ہمراہی میں میر ابوسعیدؒ اپنے وطن پہونچے جیسا کہ ایک دوسرے مکتوب سے معلوم ہو رہا ہے۔ ابراہیم خلیل خاں کے حالات کی جستجو ہے ابھی تک ان کے حالات معلوم نہ ہوسکے۔ مکتوب گرامی پر تاریخ بھی نہیں ہے جس سے معلوم ہو جاتا کہ یہ کس زمانے کا واقعہ ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ جنگ پانی پت سے کچھ پیشتر کی بات ہے۔

(۴) ایک مکتوب گرامی کے آخر میں ارقام فرماتے ہیں۔

...... بدست ہر آئندہ ایں صوب احوال ظاهر و باطن خود می نوشتہ باشند کہ خاطر نگراں جانب ایشاں می ماند۔

اس طرف کے ہر آنے والے کے ہاتھ اپنے احوال ظاہر و باطن لکھ کر بھیجتے رہیے اس لئے کہ دل آپ کی طرف نگراں رہتا ہے۔

(۵) حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ میر ابوسعید سلمہ اللہ تعالی

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ علی العافیہ۔ نامہ مشکیں شمامہ رسید احوال باطن کہ نوشتہ بودند ہمہ بہر نہج صوابیست انچہ سابق واضح شدہ بود از لطیفۂ سر بود و انچہ الحال واضح شد از لطیفہ خفیہ است ہمہ خیر است و ہمہ بر نہج صواب است ان شاء اللہ تعالی بتفصیل دیا توفیق با شریعت نوشتہ شود الحال وقت تنگ است دو ٹوکری بہنگی انبہ رسید دیکے بخانہ میاں اہل اللہ رسید جزاکم اللہ خیر الجزاء از اندرون خانہ و از فقیر زادہا و از خواجہ محمد امین و جمیع اہل مدرسہ سلام خوانند۔

ترجمہ حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ میر ابوسعید سلمہ اللہ تعالی۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مطالعہ کریں۔ الحمد للہ عافیت سے ہوں۔ نامۂ مشکیں شمامہ پہونچا۔ احوال باطن جو لکھے تھے سب صحیح ہیں جو حال پہلے ظاہر ہوا تھا لطیفۂ سر سے تھا اور جو کچھ اب واضح ہوا ہے لطیفۂ خفیہ سے ہے سب بہتر ہے اور درست ہے اگر اللہ نے چاہا تو شریعت کے تطابق کے ساتھ تفصیل سے آیندہ لکھا جائے گا اب وقت تنگ ہے۔ آموں کی دو بہنگیاں مجھ کو ملیں اور ایک میاں اہل اللہ کے گھر پہونچی اللہ تعالی آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اندرون خانہ فقیر زادوں نیز خواجہ محمد امین اور تمام اہل مدرسہ کی طرف سے سلام پہونچے۔

(۶) ..... بالجملہ بخاطر جمع دریں سیر و سلوک سعی نمائند ہمہ موافق سیر صوفیہ است و ہم مطابق شریعت دریں سخن آخر طول و عرضے دارد کہ بالفعل در نوشتن نمی آید۔

الغرض دلجمعی کے ساتھ سیر و سلوک میں سعی کریں یہ سب کچھ
سیر صوفیہ کے موافق ہے اور مطابق شریعت بھی ہے مطابقت شریعت
والی بات ذرا طول و عرض رکھتی ہے فی الحال نہیں لکھی جا رہی ہے

(۷) حقائق و معارف آگاہ، سیادت و نقابت دستگاہ میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ، بعد سلام محبت التزام مطالعہ نمائند۔ الحمد للہ علی العافیہ ازاں بازکہ بسبب ہجوم مرہٹہ انتقال از میرٹھ نمودہ ہمراہ رفعت مآب ابراہیم خلیل خاں آں گزار گنگا رفتند۔ مدتے گزشتہ کہ احوال خیریت مآل آں عزیز القدر نشنیدہ بودم۔ الحمد للہ نامہ نامی ایشاں رسید۔ موجب تسکین خاطر فاطر گشت مبدء را اجمال و عالم را تفصیل نوشتہ بودند وانہ مشاہدہ ایں صورت انس و سرور و از استتار آں تفرقہ و حزن می خیزد ایں ہمہ موافق قاعدہ است راہیکہ سلف رفتہ اند ہمیں راہ راست ہیچ تردد بخاطر نہ دہند یک تعویذ نواسیر برائے بستن ..... و دیگر برائے شستہ خوردن فرستادہ شد۔ رفعت مآب ابراہیم خلیل خاں سلام شوق مطالعہ نمائند۔

ترجمہ — حقائق و معارف آگاہ ..... میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ
فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التزام مطالعہ
کریں — الحمد للہ عافیت سے ہوں۔ اس کے بعد سے کہ ہجوم فوج مرہٹہ
کی وجہ سے میرٹھ سے منتقل ہو کر ہمراہ ابراہیم خلیل خاں گنگا
پار کر کے (وطن) گئے تھے۔ ایک مدت گزر گئی تھی کہ آپ کے احوال
خیریت مآل سے آگاہ نہ تھا۔ الحمد للہ نامہ نامی پہنچا۔ موجب تسکین
خاطر ہوا۔ مبدء کو اجمال اور کائنات عالم کو تفصیل تحریر کیا تھا۔
اس صورت کے مشاہدے سے انس و سرور اور غائب ہو جانے
سے تفرقہ و حزن ہوتا ہے اور یہ سب موافق قاعدہ ہے۔ سلف

جس راستے پر چلے ہیں وہ یہی راستہ ہے، کوئی فکر دل میں نہ
نہ رکھیں ..... ایک تعویذ نواسیر کا باندھنے کے لئے اور دوسرا
دھو کر پینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ رفعت مآب ابراہیم خان سلام
شوق مطالعہ کریں۔

(۸) ..... فقیر بجہت جمعیت ظاہر و باطن ایشاں و برائے صحت و مزاج و کشائش رزق داعی است خدائے عزو جل بفضل و کرم خود قبول فرماید۔

فقیر آپ کی جمعیت ظاہر و باطن نیز صحت مزاج اور کشادگی
رزق کے لئے دعاگو ہے خدائے عزوجل اپنے فضل و کرم سے
یہ دعا قبول فرمائے۔

(۹) حقائق و معارف آگاہ، خلاصۂ دودمان سیادت و سلالۂ خاندان سعادت میر ابوسعید سلمہ اللہ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ علی العافیۃ رقیمۂ کریمہ مشتمل بر احوال خویش نگاشتہ بودند رسید و بسعیٔ ایشاں صد روپیہ بدست آمد خدائے تعالیٰ برکات بسیار نصیب ایشاں کناد۔ اگر سفارش نواب و چوبدار بدست آمدہ است البتہ بوطن باید رفت امید کہ ز لطف حضرت لطیف آنست کہ وجہے برائے جمعیت ظاہر پیدا شود انہ قریبٌ مجیب والسلام والاکرام عزیز القدر ابراہیم خلیل خان سلام اشتیاق تمام مطالعہ نمایند۔ فقیر محمد امین سلام شوق میرساند۔

ترجمہ — حقائق و معارف آگاہ .... میر ابوسعید سلمہ اللہ
فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی جانب سے بعد سلام مطالعہ کریں۔ الحمد للہ
خیر و عافیت سے ہوں مکتوب گرامی جو احوال پر مشتمل تھا پہنچا
اور آپ کی سعی سے سو روپے حاصل ہوئے اللہ تعالیٰ برکات بسیار
آپ کو نصیب فرمائے۔ اگر نجیب الدولہ کی سفارش اور چوبدار
مل گیا تو اپنے وطن رائے بریلی جانا چاہیئے اللہ تعالیٰ کے
لطف و کرم سے امید یہ ہے کہ کوئی صورت جمعیت ظاہر کی

پیدا ہوگی انہ قریب مجیب ۔۔۔ والسلام والاکرام۔
عزیز القدر ابراہیم خلیل خاں سلام شوق مطالعہ کریں (کاتب تحریر ہذا) فقیر محمد امین سلام شوق پیش کرتا ہے۔

(۱۰) حقائق و معارف آگاہ خلاصۂ دودمان نجابت میر ابو سعید بعافیت دارین باشند از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام واضح باد۔ از زبان بعض مردم شنیدہ شد کہ آں سیادت پناہ را عارضہ گسل (یا کسل ؟) پیش آمدہ بود خاطر متردد است احوال خیریت مآل خود بنویسند واز سرانجام کاریکہ بسبب آں در لشکر توقف شد نیز بزنگارند۔ در رجب صد روپیہ از طرف نواب رسیدہ بود آدم را فرستادہ شد اگر صد یا زیادہ کم بدست آید دریں ایام مطلوب است خان والاشان ابراہیم خلیل خاں سلام مطالعہ نمایند۔ میر عتیق اللہ، میاں غیاث الدین و جمیع یاران آنجا سلام مطالعہ نمایند۔

ترجمہ ۔۔۔ حقائق و معارف آگاہ ... میر ابو سعید عافیت سے رہیں۔ فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام واضح ہو کہ۔ بعض لوگوں کی زبانی سنا گیا کہ آپ کچھ علیل ہو گئے تھے۔ دل پریشان ہے اپنے احوال خیریت مآل لکھیں۔ اور جس کام کی وجہ سے لشکر میں ٹھہرنا پڑا ہے وہ انجام پایا یا نہیں اس کو بھی لکھیں۔ ماہ رجب میں نواب نجیب الدولہ) کی طرف سے سو روپے پہونچے تھے۔ اگر سو روپے یا اس سے کم و بیش حاصل ہو جائیں تو اس وقت مطلوب ہیں۔ آدمی کو بھیجا گیا ہے خان والاشان ابراہیم خلیل خاں سلام مطالعہ کریں۔ میر عتیق اللہ، میاں غیاث الدین اور اس جگہ کے تمام دوستوں کو سلام۔ (مسلسل)